# حدیث رسول ﷺ پر عمل کرنا واجب' انکار کفر ہے

مفتی اعظم سعودی عرب الشیخ عبدالعزیز بن باز

مترجم حافظ ندیم شہباز (فاضل مدینہ یونیورسٹی (مدرس جامعہ سلفیہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جملہ تعریفات اللہ رب العالمین کیلئے اور بہتر انجام متقین کیلئے ہے اور درود وسلام کے لائق اللہ کے بندے رسول' رحمۃ اللعالمین اور ہمارے پیارے نبی محمد رسول اللہ ﷺ ہیں اور آپ ﷺ کے وہ پیارے ساتھی ہیں جنہوں نے اللہ رب العزت کی کلام اور رسول اکرم ﷺ کی سنت مطہرہ کو انتہائی امانت' مضبوطی اور تمام تر معانی و الفاظ کی حفاظت کے ساتھ آئندہ نسل تک پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی اور وہ اپنے مالک سے راضی ہوئے اور اللہ کریم کا شکر ہے کہ ہمیں عمدہ اور بہتر طریقہ سے انکا پیروکار بنایا۔

امابعد! قدیم اور جدید زمانہ سے ہی علماء عظام کا اس بات پر اجماع رہا ہے کہ احکام کے اثبات اور حلال وحرام کی وضاحت کے لئے جن بنیادی اصول وضوابط پر اعتماد کیا جاتا ہے وہ دو ہیں۔

1......کتاب اللہ جس میں کسی جانب سے بھی باطل دخل اندازی نہیں کرسکتا۔

2......اللہ کے پیارے حبیب ﷺ کی سنت جو کہ وحی الٰہی کی دوسری قسم ہے۔

مذکورہ ادلہ وضوابط پر بے شمار اور مشہور ترین دلائل موجود ہیں۔

**اصل اول**: اللہ عزوجل کی بابرکت کتاب۔

اللہ جل شانہ کی کلام میں مختلف جگہ پر اس کتاب پر عمل واجب قرار دیا گیا ہے اور اسے مضبوطی سے پکڑنا اور اس کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز نہ کرنے کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

1...... **اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونہ اولیاء قلیلا ما تذکرون**

پیروی کرو اس چیز کی جو تمہاری طرف نازل کی گئی (یعنی قرآن وحدیث) اور اللہ کے علاوہ دوسرے لوگوں کی پیروی نہ کرو تم بہت کم نصیحت پکڑتے ہو۔ (الاعراف 3)

2......**ھذا کتاب انزلناہ مبارک فاتبعوہ واتقوا لعلکم ترحمون**

اور یہ قرآن برکت والی کتاب ہے۔ ہم نے اس کو نازل فرمایا ہے پس تم اس کی پیروی کرو اور اس کی مخالفت سے بچو تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔ (الانعام 155)

**3...... قدجاء کم من اللہ نور و کتاب مبین یھدی بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبل السلام یخرجھم من الظلمات الی النور باذنہ ویھدیھم الی صراط مستقیم**

تحقیق تمہارے پاس دین اسلام کی روشنی اور کھول کھول کر بیان کرنے والی کتاب آئی اللہ تعالیٰ اس کتاب کی مدد سے ان لوگوں کو جو اس کی مرضی پر چلتے ہیں سلامتی کے راستے پر چلاتے ہیں اور ان کو اپنے حکم سے کفر کے اندھیروں سے نکال کر اسلام کی روشنی عطا فرماتے ہیں اور سیدھے راستے کی راہنمائی فرماتے ہیں (المائدہ۔16)

**4......ان الذین کفروا بالذکر لما جاء ھم وانہ لکتاب عزیز لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید.**

بیشک وہ لوگ جب ان کے پاس قرآن پہنچا تو تسلیم نہ کیا (وہ اپنی سزا پالیں گے) اور بلاشبہ وہ عزت والی کتاب ہے اور تحقیق یہ ایسی کتاب ہے جس میں سامنے (ظاہرا) یا پیچھے (پوشیدہ) سے باطل دخل نہیں ہوسکتا نازل کی گئی ہے حکمت والے اور تعریف کئے گئے کی طرف سے۔ (حم السجدہ 41-42)

**5......واوحی الی ھذا القرآن لا نذر کم بہ ومن بلغ**

اور میری طرف یہ قرآن نازل کیا گیا ہے تاکہ میں تم کو اور تمام لوگوں کو جن کے پاس یہ قرآن پہنچے ڈراؤں۔ (الانعام19)

**6......ھذا بلاغ للناس ولینذر وابہ**

یہ قرآن پہنچا دینا ہے لوگوں کو اور تاکہ وہ اس کے ساتھ ڈرائے جائیں۔ (ابراہیم 57)

علاوہ ازیں اس موضوع کی دیگر آیات بھی موجود ہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے صحیح فرامین بھی دلالت کرتے ہیں کہ قرآن کریم کو مضبوطی سے پکڑا جائے پھر ایسا آدمی ہدایت سے سرفراز سمجھا جائے گا۔ جبکہ تارک قرآن گمراہ متصور ہوگا۔

پیغمبر دو جہاں کے ارشادات کچھ اس طرح سے ہیں۔

آپ ﷺ نے اپنے مشہور خطبہ حجۃ الوداع میں ارشاد فرمایا؛

**1......انی تارک فیکم مالن تضلوا ان اعتصمتم بہ کتاب اللہ.** (صحیح مسلم)

بے شک میں تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر تم مضبوطی سے اسے پکڑ لو تو کبھی گمراہ نہ ہوگے اور وہ کتاب اللہ ہے۔

**2......عن زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال "انی تارک فیکم ثقلین اولھما کتاب اللہ فیہ الھدی والنور فخذوا بکتاب اللہ و تمسکوا بہ واھل بیتی**

**اذکر کم الله فی اھل بیتی اذکر کم الله فی اھل بیتی(صحیح مسلم) وفی لفظ قال فی القرآن ھو حبل الله من تمسک به کان علی الھدی و من ترکه کان علی الضلال.**

حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ بے شک نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا؛ بے شک میں تمہارے درمیان دو وزنی چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک اللہ کی کتاب جس میں روشنی اور ہدایت ہے پس اللہ کی کتاب کو حاصل کرو اور مضبوطی سے پکڑو دوسرے میرے اہل بیت اور میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارہ میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں (یعنی اس کی ناراضگی سے ڈرو) آپ نے دوسری دفعہ اسی طرح ارشاد فرمایا (صحیح مسلم) اور ایک روایت میں الفاظ اس طرح ہیں کہ قرآن اللہ کی رسی ہے جس نے اسے مضبوطی سے پکڑ لیا وہ ہدایت پر ہوگا اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ گمراہی پر ہوگا۔

اس عنوان پر کثرت سے احادیث موجود ہیں نیز علم وایمان سے سرشار صحابہ کرام اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے اصحاب علم وعرفان کا اجماع ہے کہ کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کو مضبوطی سے پکڑا جائے انہیں کے مطابق فیصلے کئے جائیں اور بوقت ضرورت انہیں کو حاکم تسلیم کیا جائے ایسے اجماع کا وجود اس سلسلہ میں مزید احادیث کو ذکر کرنے سے کفایت کرتا ہے۔

## اصل ثانی

وہ اصول جن پر تمام علماء امت کا اجماع ہے ان میں سے دوسرا اصل ایسی حدیث رسول ہے جو صحت سند سے آنحضرت ﷺ سے ثابت ہوا۔

آپ ﷺ کے بعد آنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس بنیادی اصول پر ایمان لائیں اسے قابل حجت سمجھیں اور دیگر افراد امت کو اس اصول کی تعلیم دیں۔ علماء نے اس سلسلہ میں کتب تالیفات کی ہیں اور اپنا نظریہ اصول فقہ واصول حدیث کی کتابوں میں بھی واضح کیا ہے اور اصل ثانی کے حجت ہونے پر کثرت سے دلائل موجود ہیں جو کہ آپ کے معاصر اور بعد میں آنے والوں کے لئے مشعل راہ ہیں اور اتباع سنت کی طرف راہنمائی کرتے ہیں کیونکہ اگر بالفرض ہم حدیث رسول سے راہنمائی حاصل نہ کریں تو نماز کی رکعات وصفات کیسے جان پائیں روزہ، زکوٰۃ، حج، امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی تفاصیل کیسے سمجھ سکیں اور اسی طرح معاملات محرمات اور حدود وغیرہ کا مفصل علم کس طرح حاصل کر سکیں۔ اطاعت رسول ﷺ پر دلائل قرآنی مندرجہ ذیل ہیں۔

**1......واطیعو الله والرسول لعللکم ترحمون**

اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرو تا کہ تم پر رحمت کی جائے۔ (آل عمران 132)

**2......یایھا الذین امنو اطیعو الله واطیعو الرسول و اولی الامر منکم فان تنازعم فی شیئی فردوه الی الله والرسول ان کنتم تومنون باللہ والیوم الآخر ذلک خیر و احسن تاویلا.**

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول اور حکومت والوں کی فرمانبرداری کرو جو تم میں سے ہوں پس اگر تم کسی معاملہ میں اختلاف کرو تو اس کو اللہ اور رسول ﷺ کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور اس کا انجام اچھا ہے۔(النساء59)

3......من یطع الرسول فقد اطاع اللہ ومن تولی فما ارسلناک علیھم حفیظا.

جس نے رسول کی فرمانبرداری کی پس بلاشبہ اس نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی اور جو نہ تسلیم کرے تو ہم نے تجھے ان پر نگہبان مقرر نہیں فرمایا۔(النساء80)

اور اگر بفرض محال سنت رسول اللہ ﷺ کو غیر محفوظ اور نا قابل حجت سمجھا جائے تو کس طرح آپ ﷺ کی اطاعت ممکن ہو سکے گی اور مختلف فیہ مسائل میں سنت رسول ﷺ کو کیسے حاکم تسلیم کیا جائے گا اور لازم آئیگا کہ اللہ تعالیٰ نے (نعوذ باللہ) ایسے راستے کی راہنمائی کی ہے جس کا کوئی وجود نہیں اور یہ سب سے بڑا جھوٹ کفر اور اللہ پر بہتان ہے۔

4......وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس مانزل الیھم ولعلھم یتفکرون.

اور ہم نے تیری طرف قرآن نازل کیا تا کہ لوگوں کو کھول کر بیان کرے جو ان کی طرف نازل کیا گیا اور تا کہ وہ غور وفکر کریں۔(النحل44)

5......وماانزلنا علیک الکتاب الالتبین لھم الذی اختلفوا فیہ وھدی و رحمۃ لقوم یومنون.

اور نہیں اتاری ہم نے تجھ پر یہ کتاب مگر تا کہ تو کھول کر بیان کرے لوگوں کے لئے وہ باتیں جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں اور یہ کتاب ہدایت اور رحمت ہے ایماندار قوم کے لئے۔(النحل14)

تو کس طرح ممکن ہے کہ اللہ عزوجل خود اپنے محبوب علیہ السلام کے ذمہ کتاب اللہ کی وضاحت کا ذمہ لگائیں اور پھر سنت رسول سے اعراض کیا جائے اور نا قابل حجت سمجھا جائے۔

6......قل اطیعو اللہ واطیعو الرسول فان تولو افا نما علیہ ماحمل وعلیکم ما حملتم وان تطیعوہ تھتدو وما علی الرسول الاالبلاغ المبین.

کہہ دیجئے اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو پس اگر وہ اعراض کریں تو اس کا بوجھ اس پر اور تمہارا بوجھ تم پر ہے اور اس تم اس کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور اللہ کے رسول ﷺ کے ذمہ واضح طور پر حکم الٰہی کا پہنچا دینا ہے۔(النور54)

7......واقیموا الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ واطیعوا الرسول لعلکم ترحمون.

اور نماز درستگی سے ادا کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرو تا کہ تم پر رحمت کی جائے۔(النور۔56)

8......قل یایھاالناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا الذی لہ ملک السموٰت والارض لاالہ الا ھو یحیی ویمیت فامنوا باللہ ورسولہ النبی الامی الذی یومن باللہ وکلماتہ واتبعوہ لعلکم تھتدون.

کہہ دیجئے اے لوگوں میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں جس کی آسمانوں و زمین میں بادشاہت ہے۔نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے وہ زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے پس تم ایمان لاؤ اس پر اور اس امی رسول اور نبی پر جو اللہ اور اس کی باتوں پر یقین رکھتا ہے اور اس کی پیروی کرو تا کہ تم ہدایت یافتہ ہو جاؤ۔(الاعراف108)

مندرجہ بالا آیات قرآنیہ سے واضح ہوتا ہے کہ ہدایت ورحمت رسول کی اتباع میں ہے اور یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ آپ کی سنت پر عمل نہ کرلیا جائے اور اس کو صحیح تسلیم کر کے اس پر اعتماد نہ کرلیا جائے۔

(9)......فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنہ او یصیبھم عذاب الیم

پس جو لوگ پیغمبر کا حکم نہیں مانتے ان کو ڈرنا چاہئے کہ دنیا میں ان پر کوئی مصیبت آن پڑے یا آخرت میں تکلیف کا عذاب پہنچے۔(النور63)

(10)...... وماآتاکم الرسول فخذوہ وما نھا کم عنہ فانتھوا

اور جو حکم پیغمبر تم کو دے تو اس کو لے لو اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو۔(الحشر7)

اسی طرح بہت سی آیات ہیں جو پیارے حبیب علیہ السلام کی اطاعت اور آپ کے فرامین کی اتباع کو واجب قرار دیتی ہیں بعینہ اسی طرح جس طرح کہ ذکر کردہ گذشتہ دلائل اللہ کی کتاب کی اتباع کو لازم قرار دیتے ہیں اور اسے مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیتے ہیں اور اس کے اوامر ونواہی کو لازم قرار دیتے ہیں۔معلوم ہوا کہ کتاب وسنت دونوں پر عمل کرنا لازم ہے اور آپس میں ان کا ایسا تعلق ہے کہ ایک کا انکار دوسرے کا انکار ہے اور یہ کفر ،گمراہی ہے اور مخرج ملت ہے۔

آیات قرآنی کی طرح بہت سی احادیث رسول ہیں جو آپ کی اطاعت کو واجب اور معصیت ونافرمانی کو حرام قرار دیتی ہیں آپ کے ہمعصر ہوں یا قیامت تک آنے والے تمام امت کے افراد سب اس میں شامل ہیں۔اس سلسلہ کی چند احادیث ملاحظہ ہوں۔

1......عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال؛ من اطاعنی فقداطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ. (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا؛ جس نے میری اطاعت کی پس

بلاشبہ اس نے اللہ عزوجل کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی پس بلاشبہ اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔

2......عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ قال؛ کل امتی یدخلون الجنۃ الامن ابی قیل یارسول الہ ومن یا بی قال من اطاعنی دخل الجنہ ومن عصانی فقد ابیٰ؛(بخاری)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشادفرمایا؛میری ساری امت جنت میں داخل ہوگی سوائے اس شخص کے جس نے جنت میں جانے سے انکار کردیا تو آپ سے پوچھا گیا اے اللہ کے رسول کون انکار کرے گا تو فرمایا جس نے میری فرمانبرداری کی وہ جنت میں داخل ہوگیا اور جس نے میری نافرمانی کی پس تحقیق اس نے انکار کیا۔

3......عن المقدام بن معدیکرب عن رسول اللہ ﷺ قال؛ الاانی اوتیت الکتاب و مثلہ معہ لیوشک رجل شبعان علی اریکتہ یقول علیکم بھذا القرآن فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوہ وماوجدتم فیہ من حرام فحرموہ(اخرجہ ابو داؤد و ابن ماجہ بسند صحیح)

حضرت مقدام بن معدی کربؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا؛خبردار مجھے قرآن اوراس کی مثل (حدیث) دوچیزیں عطاہوئی ہیں خبردار ممکن ہے کوئی شکم سیر آدمی تخت نشین ہوکر کہے تمہارے لئے صرف قرآن پرعمل کرنا ضروری ہے پس جواس میں حلال ہے اسے حلال سمجھو اور جو اس میں حرام کیا گیا ہے اس ہی کو حرام سمجھو۔

4 عن ابن ابی رافع عن ابیہ عن النبی قال لا الفین احد کم علی اریکتہ یاتیہ الامر من امری مما امرت بہ اونھیت عنہ فیقول لا ندری ماوجدنا فی کتا ب اللہ اتبعناہ(ابوداؤدوابن ماجہ)

حضرت ابن ابی رافع اپنے باپ سے اور ابورافع اللہ کے رسول ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا؛نہ میں پاؤں تم میں سے کسی کو کہ وہ اپنے تخت پر ٹیک لگائے ہو پھر اس کے پاس میرا کوئی حکم پہنچے یا میں کسی کام سے منع کروں پس وہ کہے کہ ہمیں نہیں علم ہم صرف کتاب اللہ کے احکامات پر عمل کریں گے۔

5......حضرت امام احمد بن حنبل اپنی سند سے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشادفرمایا؛

”مثلی و مثلکم کمثل رجل استوقدنا رافلما اضاء ت ماحولھا جعل الفراش وھذہ الدواب الاتی یقعن فی النار یقعن فیھا وجعل یحجز ھن و یغلبنہ فیقتحمن فیھا قال فذلک مثلی ومثلکم انا آخد یحجز کم عن النار ھلم عن النارفتغلبونی و تقتحمون فیھا“

میری اور تمہاری مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے آگ روشن کی پس جب آگ سے ماحول روشن ہوگیا تو پروانے اور دیگر کیڑے جو آگ میں اکثر گرتے ہیں گرنے لگے اور آگ جلانے والا ان کو روکنے کی کوشش کرتا رہا لیکن وہ انہیں روکنے سے ناکام رہتا ہے فرمایا؛بس اس طرح میری اور تمہاری مثال ہے میں تمہیں

تمہاری کمر سے پکڑ کر آگ سے دور کرنا چاہتا ہوں کہ کہیں آگ میں نہ گر جاؤ لیکن تم بھی مجھے بے بس کرنا چاہتے ہو اور آگ میں داخل ہونا چاہتے ہو۔

**6......عن الحسن بن جابر قال سمعت المقدام بن معديكرب رضي الله عنه يقول؛ حرم رسول الله ﷺ اشياء يوم خيبر ثم قال يوشک احدكم ان يكذبني وهو متكئي يحدث بشئي فيقول بيننا بينكم كتاب الله فما وجدنا فيه من حلال استحللناه ماوجدنا فيه من حرام حرمناه الاان ما حرم رسول الله مثل ما حرم الله.** حاکم، ترمذی، ابن ماجہ بسند صحیح

حسن بن جابر فرماتے ہیں میں نے مقدام بن معد کرب رضی اللہ عنہ سے کہتے ہوئے سنا: اللہ کے رسول ﷺ نے کچھ چیزیں خیبر کے دن تم پر حرام فرمائیں پھر فرمایا ممکن ہے تم سے کوئی مجھے جھٹلائے اس طرح کہ وہ اپنی مسند پر ٹیک لگائے بیٹھا ہو پھر اس کو میری حدیث سنائی جائے اور وہ کہے کہ ہمارے اور تمہارے درمیان صرف کتاب اللہ ہی کافی ہے پس جو اس میں حلال ہے اس کو ہم حلال سمجھیں گے اور جو اس میں حرام کیا گیا اس کو حرام سمجھیں گے۔ خبردار جو چیز رسول اللہ ﷺ نے حرام قرار دی وہ ایسے ہی ہے جیسے اللہ نے حرام قرار دی۔

اور یہ بات تواتر سے ثابت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ اپنے صحابہ کو دوران وعظ وخطبہ فرمایا کرتے تھے کہ ہر حاضر سننے والا غائب تک میرا پیغام پہنچادے اور فرماتے "رب مبلغ اوعی من سامع" بعض بالواسطہ سننے والے بلا واسطہ سننے والوں سے زیادہ یاد کرنے والے ہوتے ہیں (یعنی عمل کرنیوالا) اور ایسے ہی الفاظ صحیحین میں وارد ہوئے ہیں کہ؛

**ان النبي ﷺ لما خطب الناس في حجة الوداع في يوم عرفة وفي يوم النحر قال لهم فليبلغ الشاهدا الغائب فرب من يبلغ اوعی له ممن سمعه**

بے شک رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر عرفہ اور قربانی کے دن خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے کہا: جو حاضر ہے وہ غیر حاضر تک میری بات پہنچادے بعض بالواسطہ سننے والے کے لئے میری بات بلا واسطہ سننے والوں سے زیادہ مفید ہوسکتی ہے۔ پس معلوم یہ ہوا کہ۔

(الف)......آپ کی سنت پر بلاواسطہ سننے والے اور بالواسطہ سننے والے پر حجت نہ ہوتی تو آپ غیر حاضر کو اپنا پیغام پہنچانے کا حکم نہ فرماتے۔

(ب)......آپ کی سنت قیامت تک باقی رہنے والی نہ ہوتی تو آپ ﷺ اس پیغام کو عام کرنے کا حکم نہ دیتے پس معلوم یہ ہوا کہ اس آدمی کے لئے جس کے پاس آپ ﷺ کی زبان اطہر سے صحیح اسانید کے ساتھ سنت رسول پہنچ جائے قابل حجت ہے۔

صحابہ کرام نے آپ ﷺ کی قولی وفعلی سنتوں کو حفظ فرمایا اور تابعین تک سنت رسول کی روشنی پہنچائی پھر

اسے نسل در نسل جید علماء کرام نے صدق امانت سے اپنے بعد والوں کے لئے نقل فرمایا اور مستقل کتابوں کی شکل میں احادیث رسول کو جمع فرمایا پھر صحیح اور ضعیف کو الگ کر دیا اور اس کے لئے مستقل قوانین وضع کر دے۔ تا کہ محفوظ طریقہ سے محفوظ ہاتھوں تک سنت رسول کی رسائی ممکن ہو سکے اور مشاہدہ میں آیا کہ اہل علم وایمان نے بخاری مسلم ودیگر کتب احادیث کو اسی طرح حفظ کیا جس طرح کتاب اللہ کو حفظ کیا جاتا ہے تا کہ باطل پرست لوگ اس میں تغیر وتبدل اور شکوک وشبہات پیدا کر کے بے فائدہ بنانے کی کوشش نہ کر سکیں۔

قرآن کریم کے بارہ میں ارشاد الٰہی ہے کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون ہم نے اس قابل نصیحت کتاب کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ (الحجر:9)

اور بلا شک وشبہ سنت رسول ﷺ بھی وحی الٰہی کی قسم ہے اور اللہ کریم نے اسے بھی اسی طرح محفوظ فرمایا جس طرح اپنی کلام قرآن کریم کو محفوظ فرمایا اس کی حفاظت کے لئے ایسے علماء محققین پیدا کر دیئے جو ہر باطل پرست کی تحریف اور ہر بے علم جاہل کی غلط تفسیر سے اسے محفوظ رکھتے ہیں اور ہر جاہل جھوٹے اور ملحد کی کج روی سے بچاتے ہیں کیونکہ اللہ نے اسے قرآن کریم کی تفسیر قرار دیا ہے اور ہر مجمل کی تفسیر وو ضاحت کرنیوالی بتایا ہے۔ علاوہ ازیں اس میں بعض ایسے اضافی شرعی احکام بھی موجود ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں جیسے رضاعت وموار یث کے تفصیلی احکام، کسی عورت اور اس کی پھوپھی اور اس کی خالہ کو ایک ہی وقت میں ایک ہی آدمی کے نکاح میں دینے کی حرمت وغیرہ جو صرف سنت رسول سے اخذ کئے جا سکتے ہیں۔

جس طرح کتاب اللہ ہی اور فرامین رسول ﷺ سے عظمت سنت اجاگر ہوتی ہے اس طرح صحابہ تابعین اور دیگر اہل علم سے اہمیت سنت کا ثبوت ملتا ہے اور اس پر عمل کے وجوب کا پتہ چلتا ہے۔

1 ...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب اللہ کے رسول وصال فرما گئے تو اور عرب کے بعض قبائل مرتد اور بعض زکوٰۃ ادا کرنے کے منکر ہوئے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا؛ اللہ کی قسم میں ہر اس آدمی سے قتال کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرے یہ سن کر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا آپ کس طرح ان سے قتال کریں گے جبکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے ”امرت ان اقاتل الناس...... الحدیث) ”کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کریں اس اقرار کے بعد وہ اپنے اموال اور اپنی جانیں بچا پائیں گے سوائے اس کے جو اس حکم کا حق ادا نہ کرے یہ سن کر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کیا زکوٰۃ اس کلمہ کے حق میں سے نہیں ہے اللہ کی قسم اگر یہ لوگ زکوٰۃ میں دیا جانے والا بکری کا بچہ بھی جو رسول اللہ کو ادا کرتے تھے روک لیں تو میں ان سے لڑائی کرونگا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا؛ اس بات کا سننا تھا کہ مجھے محسوس ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کا سینہ جہاد وقتال کے لئے

کھول دیا ہے اور میں نے جان لیا کہ یہی حق ہے اور پھر صحابہ کرام نے بھی اس طرح مانعین زکوٰۃ اور مرتدین سے قتال کیا یہاں تک ان کو واپس دین اور احکام شریعت کی طرف آنے پر مجبور کر دیا اور ارتداد پر باقی رہنے والوں کو قتل کیا اس قصہ میں سنت کی تعظیم اور سنت پر عمل کے واجب ہونے کی واضح دلیل موجود ہے۔

2......ایک عورت (دادی) صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور دادی ہونے کے ناطے وراثت سے حصہ مانگا تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا؛ کتاب اللہ میں تیرے لئے حصہ مقرر نہیں اور مجھے علم نہیں کہ اللہ کے رسول نے دادی کے لئے کیا حصہ مقرر کیا ہے لیکن میں اس بارہ میں لوگوں سے دریافت کروں گا پھر ابو بکر صدیقؓ نے صحابہ کو جمع کیا اور دریافت فرمایا تو بعض صحابہ نے شہادت دی کہ رسول اللہ ﷺ نے دادی کے لئے چھٹا حصہ مقرر فرمایا ہے تو ابو بکر صدیقؓ نے بھی اس طرح فیصلہ فرمایا؛

3......حضرت عمرؓ اپنے مقرر کردہ گورنروں کو حکم دیا کرتے تھے کہ لوگوں کے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کریں اور اگر مسئلہ کا حل کتاب اللہ سے نہ ملے تو سنت رسول کی طرف رجوع کیا کریں۔

ایک دفعہ خود حضرت عمرؓ کے پاس ایک فیصلہ لایا گیا کہ ایک عورت پر کسی نے ظلم کرتے ہوئے اس کے جنین (رحم میں موجود بچہ) کو گرا دیا ہے تو حضرت عمرؓ نے صحابہ کرام سے سوال کیا تو محمد بن مسلمہ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اس سلسلہ میں ایک لونڈی یا غلام ادا کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے تو حضرت عمر نے بھی ظلم کرنے والے پر یہی حکم صادر فرمایا۔

4......ایک دفعہ حضرت عثمانؓ کے پاس قضیہ پیش کیا گیا کہ ایک عورت جس کا خاوند فوت ہو گیا ہے وہ اپنے خاوند مرحوم کے گھر عدت گزار سکتی ہے یا نہیں اور حضرت عثمانؓ اس کا حل تلاش نہ کر سکے پھر حضرت فریعہ بنت مالک بن سنان جو کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے ایسی عورت کو اپنے فوت ہونے والے خاوند کے گھر عدت گذارنے کا حکم فرمایا ہے تو حضرت عثمانؓ نے ان سے بھی اسی طرح فیصلہ فرمایا۔

اس طرح حضرت عثمانؓ نے ولید بن عقبہ پر سنت رسول ﷺ سے راہنمائی لیتے ہوئے حد بھی قائم کی۔

5......حضرت علیؓ کو یہ خبر پہنچی کہ حضرت عثمانؓ (کسی مصلحت کے پیش نظر) حج تمتع سے منع فرماتے ہیں تو انہوں نے علی الاعلان حج تمتع کی نیت سے احرام باندھا اور فرمایا کہ میں اللہ کے رسول ﷺ کی سنت کسی کے کہنے پر کبھی نہیں چھوڑ سکتا۔

6......ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی مجلس میں کسی نے حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کے حوالہ سے حج افراد کو حج تمتع کے مقابل ترجیح دی اور بہتر جانا تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا؛ قریب ہے کہ تم پر آسمان سے پتھر برسیں کیونکہ میں تمہیں اللہ کے رسول ﷺ کی زبان سناتا ہوں اور تم میرے سامنے ابو بکرؓ اور عمرؓ کی رائے پیش کرتے ہو۔

لمحہ فکریہ ہے کہ صدیق و فاروق کی رائے پر عمل کرتے ہوئے سنت کی مخالفت لازم آئے اور عقوبت الٰہی

کا خدشہ ہو لیکن اگر ان کے مرتبہ سے کہیں کم درجہ رکھنے والوں کی بات اور اجتہاد کی وجہ سے سنت کی مخالفت لازم آئے تو کسی سزا و عتاب کا خدشہ نہ ہو۔

7...... کسی آدمی نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے سامنے عمرؓ کی رائے کو ترجیح دینے کی کوشش کی جس سے سنت رسول ﷺ کی مخالفت لازم آتی تھی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا ہمیں عمرؓ کی اتباع کا حکم ہے یا اللہ کے رسول ﷺ کی اتباع کا۔

8...... ایک دفعہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سنت رسول کی اہمیت پر گفتگو فرما رہے تھے کہ ایک آدمی نے کہا کہ آپ ہمیں کتاب اللہ کے بارہ میں بتائیں یہ سن کر حضرت عمران سخت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ سنت کتاب اللہ کی تفسیر ہے اگر سنت رسول نہ ہوتی تو نہ ہم یہ جان سکتے ظہر کی چار، مغرب کی تین اور فجر کی دو رکعتیں ہیں اور نہ ہی ہمیں زکوٰۃ وغیرہ کے احکامات کی تفصیل کا علم ہوتا۔

9...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے حبیب علیہ السلام کا فرمان پڑھ کر سنایا۔ **لا تمنعوا اماء الله مساجد الله** کہ اللہ کی بندیوں کو اللہ کے گھر مساجد میں آنے سے نہ روکو۔ تو ان کے بیٹے نے کہا کہ اللہ کی قسم ہم تو ضرور ان کو منع کریں گے یہ سن کر عبداللہ بن عمر رضی عنہما شدید ناراض ہوئے اور اپنے بیٹے کو سرزنش کی اور فرمایا کہ میں اللہ کے رسول ﷺ کی بات کرتا ہوں اور تو اس کا اپنی رائے سے مقابلہ کرتا ہے۔

10...... حضرت عبداللہ بن المغفلؓ نے اپنے ایک قریبی رشتہ دار کو دیکھا کہ انگلی پر کنکر رکھ کر پھینک رہا ہے تو اس کو منع فرماتے ہوئے کہا کہ اللہ کے پیارے حبیب ﷺ نے اس عمل سے منع فرمایا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ ؛**انه لا يصيد صيدا ولا ينكا عدوا لكنه يكسر السن ويفقاء العين** کہ یہ عمل نہ شکار کر سکتا ہے اور نہ دشمن کو قتل کر سکتا ہے بلکہ کسی کا دانت یا آنکھ ضائع کر سکتا ہے بعد ازاں ایک دفعہ حضرت عبداللہ نے اسے ایسا کرتے دیکھا تو فرمایا کہ تو اللہ کے رسول ﷺ کی بات پر عمل نہیں کرتا اس لئے میں تجھ سے زندگی بھر کلام نہیں کروں گا۔

11...... امام بیہقی حضرت ایوب السختیانی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا اگر آپ کسی سے سنت رسول کے بارہ میں گفتگو کریں اور سننے والا کہے کہ ہمیں سنت نہیں صرف قرآن کے بارہ میں بتائیے تو سمجھ لیں وہ گمراہ ہے۔

12...... حضرت امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سنت کتاب اللہ کی تشریح اور اس کے مطلق کو مقید کرنے والی یا ایسے اضافی احکامات کی حامل ہے جو کتاب اللہ میں موجود نہیں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے؛ **وانزلنا اليك الذكر لتبين للناس من مانزل اليهم ولعلهم يتفكرون** ہم نے تیری طرف قرآن نازل کیا تا کہ لوگوں کے لئے جو اس میں نازل کیا گیا ہے تو اس کی مکمل وضاحت فرمادے اور تا کہ وہ غور وفکر کریں۔ (النحل:44)

اور اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے "**الا انی اوتیت الكتاب ومثله معه**" کہ خبردار مجھے کتاب اللہ اور اس کے مثل ایک اور چیز (حدیث) دی گئی ہے۔

13...... امام بیہقی امام عامر الشعبی رحمہ اللہ سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے کسی سے فرمایا کہ جب تم

نے آثار کو چھوڑ دیا تو تم ہلاک ہو گئے۔ آثار سے مراد وہ احادیث رسول لیتے ہیں۔

14...... نیز امام بیہقی امام اوزاعی سے نقل فرماتے ہیں کہ وہ اپنے کسی ساتھی کو نصیحت فرمارہے تھے کہ جب تیرے پاس اللہ کے رسول کا فرمان پہنچ جائے تو اس کے مقابلہ میں کوئی بات کہنے سے پرہیز کر کیونکہ رسول اللہ ﷺ اللہ ہی کا پیغام پہنچانے آئے تھے۔

15...... حضرت سفیان الثوری جو کہ جلیل القدر امام تھے فرمایا کرتے تھے کہ حقیقت میں علم وہ ہے جسے ہم علم حدیث کہتے ہیں۔ بیہقی

16...... امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے ہم میں سے ہر ایک کی بات رد کی جا سکتی ہے سوائے اس قبر والے کی بات کے اور قبر رسول ﷺ کی طرف اشارہ فرمایا۔

17...... حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب اللہ کے حبیب کی بات آجائے تو سر آنکھوں پر۔

18...... حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب مجھ سے حدیث مصطفیٰ بیان کی جائے اور میں اسے تسلیم نہ کروں تو میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ سمجھ لینا میری عقل خراب ہو گئی ہے۔

نیز فرمایا کہ جب میں بات کہوں اور اللہ کے رسول کی بات اس کے مخالف ہو تو میری بات کو دیوار پردے مارو۔

19...... حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک شاگرد سے فرماتے ہیں کہ میری تقلید نہ کرنا اور نہ ہی امام مالک رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ کی تقلید کرنا بلکہ وہاں سے دین کی معلومات حاصل کر جہاں سے ہم نے حاصل کی ہیں۔

نیز فرمایا کہ مجھے ایسی قوم سے تعجب ہے جنہوں نے اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی بات صحیح سند سے پہچان لی پھر بھی وہ امام سفیان کی رائے کو اختیار کرتے ہیں حالانکہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے **فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم** پس چاہئے کہ وہ لوگ جو رسول اللہ ﷺ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ڈر جائیں اس بات سے کہ ان کو فتنہ (شرک) یا دردناک عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا۔

پھر فرمایا کیا آپ جانتے ہیں فتنہ کیا ہے فتنہ شرک کو کہتے ہیں یعنی جب کوئی پیارے پیغمبر ﷺ کی بات کو رد کرتا ہے تو ممکن ہے اس کے دل میں کج روی آئے اور وہ ہلاک ہو جائے۔

20...... امام بیہقی نے جلیل القدر تابعی حضرت مجاہد بن جبیر رحمہ اللہ سے نقل فرمایا ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے فرمان "**فان تنازعتم فی شیئی فردوہ الی اللہ والرسول**" میں اللہ کی طرف لوٹانے سے مراد مختلف فیہ معاملہ کو کتاب اللہ اور رسول سے مراد سنت رسول ﷺ کی طرف لوٹانا ہے۔

21...... امام بیہقی نے علامہ زہری کا فرمان نقل کرتے ہوئے کہا کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے اسلاف کا نظریہ تھا کہ سنت رسول کو مضبوطی سے پکڑنا نجات کا ضامن ہے۔

22...... علامہ موفق الدین ابن قدامہ اپنی کتاب "روضۃ الناظر" میں اصول احکام کو بیان کرتے

ہوئے فرماتے ہیں "مراجع الاحکام میں سے دوسرا اصل سنت رسول ﷺ ہے اور یاد رہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بات قابل حجت ہے کیونکہ قرآن کریم آپ ﷺ کی صداقت پر گواہ ہے اور اللہ نے آپ کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور آپ کے حکم کی ممانعت سے ڈرایا ہے"۔

23......حضرت امام ابن کثیر **فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ الایة** کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ امر سے مراد رسول اللہ کا حکم ہے اور یہی حکم ہی پیارے پیغمبر کا راستہ طریقہ اور شریعت ہے لہٰذا ہر قول و عمل کا اس کے قول عمل سے وزن کیا جائے گا جو موافق ہوگا قبول کیا جائے گا۔ اور جو مخالف ہوگا رد کر دیا جائے گا۔ اس کا کہنے والا چاہے کتنے ہی مرتبے والا کیوں نہ ہو جس طرح بخاری مسلم میں آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے "**من عمل عملا لیس علیه امرنا فهو رد**" کہ جس نے ایسا کام کیا جو ہمارے حکم و سیرت کے مخالف ہو پس وہ مردود ہے پھر امام ابن کثیر فرماتے ہیں کہ جو پیغمبر کی نافذ کردہ شریعت سے منہ موڑتا ہے اسے ظاہری اور باطنی دونوں لحاظ سے ڈرنا چاہئے کہ "**ان تصیبهم فتنه**" ان کو فتنہ یعنی کفر نفاق اور بدعت کی بیماری نہ لگ جائے۔ "**اویصیبهم عذاب الیم**"

یا عذاب الیم یعنی دنیا میں قتل، حد یا قید وغیرہ کی صعوبتوں سے دوچار ہونا پڑے۔

24......علامہ سیوطی اپنے مشہور رسالہ "مفتاح الجنۃ فی الاحتجاج بالسنۃ" میں لکھتے ہیں؛ تم پر اللہ رحمت فرمائے یہ بات جان لو کہ پیارے پیغمبر کی حدیث قولی ہو یا فعلی اپنی تمام تر شروط صحت کے ساتھ قابل حجت ہے جس نے اس کا انکار کیا وہ دائرہ اسلام سے خارج متصور ہو گیا اور قیامت کے دن یہود و نصاریٰ کے ساتھ یا کسی بھی کافر فرقہ سے اٹھایا جائے گا۔

صحابہ کرام تابعین عظام اور دیگر افاضلین علماء سے سنت کی تعظیم اور اس پر عمل کے واجب ہونے پر کثیر کلام موجود ہے لہٰذا سنت کی مخالفت سے ڈرنے کی ضرورت ہے۔

اور مجھے امید واثق ہے کہ جو آیات قرآنیہ، احادیث رسول اور دیگر آثار ہم نے ذکر کئے ہیں وہ سنت رسول کی اہمیت کو سمجھنے کے لئے کافی ہونگے اور طالب حق کو تسلی بخش جواب فراہم کریں گے اور ہم سب مل کر اپنے اور تمام اہل اسلام کے لئے اللہ رب العزت سے ایسے عمل کی توفیق مانگتے ہیں جس سے وہ راضی ہو جائے اور ایسے اعمال سے محفوظ رہنے کی استدعا ہے جو اس کے غضب کا سبب بنتے ہوں۔ نیز اس ہی سے صراط مستقیم کی راہنمائی طلب کرتے ہیں بے شک وہ تمام دعاؤں کا سننے والا ہے اور اپنے علم سے ہر ایک کے قریب ہے اور درود و سلام اللہ کے عاجز بندے رسول اور ہمارے پیارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ پر اور آپ کی آل اصحاب اور دیگر تمام متبعین پر جنہوں نے اچھے طریقے سے آپ کی اتباع کی۔